

جامعہ ایڈمنسٹریٹو اسٹاف ایسوسی ایشن

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نئی دہلی

پریس ریلیز

20 مارچ 2020

پریس ریلیز

قومی روزنامہ، انڈین ایکسپریس میں 17 مارچ 2020 کو شائع ہونے والی ایک تحریر کے جواب میں، ہم، جامعہ ایڈمنسٹریٹو اسٹاف ایسوسی ایشن (جے اے ایس اے) کے ممبران، پروفیسر رام کرشنا رامسوامی کے متنازعہ خط کی مذمت کرتے ہیں جو انہوں نے ہندوستان کے معزز صدر، وزیر مرکزی یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کو لکھا ہے۔ تمام تر حقائق اور معیار کو پرے رکھ کر ان کے خط میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر کی حیثیت سے پروفیسر نجمہ اختر کی تقرری کے قانونی جواز پر بڑی ڈھٹائی سے سوال کیا گیا ہے۔ مزید برآں، اس خط میں ہندوستان کے معزز صدر کے فیصلے اور صوابدید کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ، یہ پروفیسر رام کرشنا رامسوامی کے اخلاقیات پر بھی سوالات کھڑے کرتا ہے۔ وہ خود سرچ / سلیکشن کمیٹی کے ممبروں میں سے ایک تھے، جنہوں نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر کی حیثیت سے تقرری کے لئے پروفیسر نجمہ اختر کے نام کی سفارش کی تھی۔

اپنا عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد ہی، پروفیسر نجمہ اختر نے انتظامی کوہموار کیا، داخلے کے عمل، نئے فیکلٹی ممبروں کی تقرری اور موجودہ فیکلٹی ممبروں اور دیگر عملے کی ترقی سمیت ہر چیز میں شفافیت لائی۔ انہوں نے بھرتی کے عمل کو تیز کیا، جس کے نتیجے میں چند مہینوں میں فیکلٹی ممبروں کی ایک بڑی تعداد کی تقرری عمل میں آئی، جس سے یونیورسٹی میں تعلیمی معیار میں بہتری آئی۔ ان کی سربراہی میں یونیورسٹی نے غیر ملکی زبانوں، اسپتال مینجمنٹ اور ہاسپیس اسٹڈیز، ڈیزائن، جدت طرازی اور ماحولیاتی علوم کے نئے ابھرتے ہوئے میدانوں میں چار شعبوں کے قیام کی تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر تجاویز کا دفاع کیا اور ان سبھی کے لئے پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اسٹنٹ پروفیسر کی مختلف سطحوں پر 28 کے قریب عہدوں کے ساتھ اسے یوجی سی سے منظوری دلوائی۔ یہ سب کچھ ان کے متاثر کن وژن اور قیادت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ کچھ ہی عرصے میں، انہوں نے یونیورسٹی کے طلباء اور اساتذہ کے ممبروں میں خوبصورت ماحول پیدا کیا جو تمام شعبوں میں غیر معمولی نمو اور توسیع کے خواہش مند تھے۔

یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ یونیورسٹی چلانے میں اس کی کامیابی نے ناگوار عناصر کے ایک چھوٹے سے گروہ میں اضطراب پیدا کر دیا

ہے، جو موجودہ انتظامیہ کو اپنے ذاتی مفادات کی خاطر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ٹولہ یونیورسٹی کے اندر اور اس سے باہر، لوگوں کو برگشتہ کرنے کی ایک مشترکہ کوشش کے ذریعے کیسپس میں بے چینی پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جو یونیورسٹی کے مفاد اور ترقی کے لئے سم قاتل سے کم نہیں ہے۔ انتظامیہ ساری چیزوں پر نظر رکھے ہوئے ہے، مالی اور دیگر بے ضابطگیوں پر بھی سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ اس سے پروفیسر رام کرشنا رامسوامی جیسے لوگوں کو مایوسی ہوئی ہے جو انتظامیہ کو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر استعمال کرنا چاہتے تھے اور یہ بھی کہ یونیورسٹی ان کے من کے مطابق کام کرے۔ یہ قوتیں یونیورسٹی کو غیر مستحکم کرنے کے لئے لابیگ کر رہی ہیں۔ پروفیسر رام کرشنا رامسوامی 28 نومبر، 2018 کے بعد اب ممبر نہیں ہیں۔

یہ کہے بغیر کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر کے عہدے کے لئے 107 درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ سرچ / سلیکشن کمیٹی نے شارٹ لسٹ تیار کی۔ پروفیسر نجمہ اختر 13 شارٹ لسٹ امیدواروں میں شامل تھیں۔ شارٹ لسٹ امیدواروں کے ساتھ ذاتی تعامل کے سخت سیشن کے بعد، سرچ / سلیکشن کمیٹی نے مزید تین ناموں پر مشتمل ایک شارٹ لسٹ تیار کی۔ پروفیسر نجمہ اختر کا نام تین امیدواروں میں شامل تھا۔ سرچ / سلیکشن کمیٹی نے یہ نام صدر ہند کو بھجوا دیئے۔ ان کی عمدہ تعلیمی اور انتظامی اسناد کی بنا پر پروفیسر نجمہ اختر کو جامعہ ملیہ اسلامیہ کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا۔ معزز صدر نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کی پہلی خاتون وائس چانسلر کی حیثیت سے تقرری کر کے ایک تاریخی فیصلہ کیا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پروفیسر رام کرشنا رامسوامی خود وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ کی تقرری کے لئے، 2018 میں تشکیل دی گئی سرچ کمیٹی کے رکن تھے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ایگزیکٹو کونسل نے ان کے نام کی سفارش وائس چانسلر کے عہدے کے لئے امیدواروں کی تلاش / انتخاب میں شامل عمل کے لیے کی تھی۔ لہذا، جے این یو کے پروفیسر رام کرشنا رامسوامی کا یہ الزام کہ بہت سارے باصلاحیت امیدواروں کو کچھ دوسرے معاملات کے لئے نظر انداز کیا گیا یہ کافی مضحکہ خیز بات ہے کیونکہ وہ خود ان ممبروں میں سے تھے جنہوں نے وائس چانسلر کی حیثیت سے تقرری کے لئے پروفیسر نجمہ اختر کے نام کی سفارش کی تھی۔ یہ عمل پروفیسر رام کرشنا رامسوامی کے قد کے مطابق نہیں ہے جو خود سرچ کمیٹی کی ممبر ہونے کے باوجود جامعہ کی وائس چانسلر پروفیسر نجمہ اختر پر پوری طرح سے بے بنیاد الزام لگائیں۔

پروفیسر نجمہ اختر کی تقرری کے جواز پر سوالیہ نشان لگا کر، اور ساتھ ہی ہندوستان کے معزز صدر کے فیصلے اور صوابدید کو چیلنج کر کے انہوں نے نہ صرف خود اپنے فیصلے کو اپنے پیروں تلے روندنا ہے بلکہ سرچ کمیٹی کے دیگر ممبروں کے فیصلے کو بھی نظر انداز کیا۔ اور ہندوستان کے صدر مزید یہ کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ایگزیکٹو کونسل کے نمائندے ہونے کے ناطے ان کا خط جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ایگزیکٹو کونسل کے ذریعہ ان پر کیے گئے اعتماد کو مجروح کرنا ہے۔

ہم، جامعہ ایڈمنسٹریشن اسٹاف ایسوسی ایشن کے ممبران، مطالبہ کرتے ہیں کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ایگزیکٹو کونسل پروفیسر رام کرشنا

رامسوامی کے مذموم حرکت کی مذمت کے لئے ایک خصوصی اجلاس طلب کرے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کی جانب سے ان کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ درج کرنے کی قرارداد پاس کرے۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے پروفیسر رام کرشنا رامسوامی کے خلاف ضروری کارروائی کے لئے بھی یہی بات وزیٹر کو بھی ارسال کی جاسکتی ہے۔

نسیم احمد

سیکرٹری، جامعہ ایڈمنسٹریٹو اسٹاف ایسوسی ایشن

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

